جہاد افغانستان میں شہید شیخ جمیل الرحمن کے لازوال کارنامے

تحریر ابن ممتاز پشاور

اللہ تعالیٰ نے انسان کو اشرف المخلوقات کا درجہ دیکر اور اپنا نائب بنا کر اس دلکش سرزمین پر بسایا اور دنیا کے تمام لوازمات اور مخلوقات کو ان کے تابع بنایا اور عقل جیسی عظیم شے سے نواز کر انہیں نیک و بد کا درس دیا اور حضرت انسان کو خبردار کیا گیا کہ ان کے نیک اعمال پر تحفہ عظیم اور بداعمال پر درد عظیم دی جائے گی انسانوں کی راہنمائی اور انہیں راہ حق پر ڈالنے کیلئے وقتاً فوقتاً پیغمبران کرام دنیا میں تشریف لاتے رہے۔ نبی آخرالزماں ﷺ کے بعد یہ کام ان کی عظیم امت کے سپرد کیا گیا کہ یہ امت امر بالمعروف و نہی عن المنکر کا عظیم فریضہ سرانجام دے گی لیکن شیطان تو ہے ہی نیک لوگوں کو ورغلانے اور مسلمانوں کو تباہی سے دوچار کرنے کیلئے خواہ وہ تباہی دنیاوی ہو یا ابدی ظاہراً ہو یا باطناً۔ شیطان مسلمانوں کو دنیاوی اسائشات و تعیشات کی طرف راغب کرتے ہیں تاکہ وہ اس عظیم مقصد کو بھلادیں اس کام کی ابتداء شیطان پہلے حکمران اور امراء سے کرتے ہیں جب حکمران اور امراء اس کے جال میں پھنستے ہیں تو وہ عیاش بن جاتے ہیں اور یوں بے غیرتی بے حیائی، عریانی عیاشی اور فحاشی فروغ پاتی ہیں اور جب یہ فروغ پانا شروع کریں تو سمجھ لو کہ قوم کی تباہی عنقریب ہے انہیں ادوار میں یا توقومیں تباہ ہوجاتی ہیں یا اللہ تعالیٰ خصوصی رحمت فرما کر ان کی راہنمائی کیلئے نیک بندے

بھیجتے ہیں جو دنیا میں اپنا مشن مکمل کرتے ہی سفر آخرت پر روانہ ہو جاتے ہیں اور یوں ان کے مشن کی تکمیل سے دنیا میں انقلابات آجاتے ہیں کچھ یہی صورتحال اللہ تعالیٰ نے افغانستان کی اندھیر نگری میں اپنائی۔ جب افغانستان کے نااہل حکمران و امراء عیاشیوں کے دلدل میں پھنس گئے بے حیائی بے شرمی اور فحاشی کو دانستہ طور پر فروغ دیا گیا۔ روسی اثرات دن بدن افغان قوم کے عیاش طبقے میں پھیل رہے تھے۔ چوری چھپے کمیونزم کے ملحدانہ نظریے کی آبیاری کی جارہی تھی۔ شراب شباب کباب افغان نوجوانوں میں سرایت کرتی رہی۔ سوویت یونین کی نوازشات و عنایات تیزی سے افغانستان پر برستی رہیں۔ روسی خزانوں کے منہ ان کے رخ افغانستان کی طرف پھیر دیئے گئے۔ دوستی کے نام نہاد معاہدوں کے ذریعے افغان قوم کو ایک طرح روس کے ہاتھ بیچ دیا گیا ان بھیانک حالات اور جہالت کی تاریکیوں میں ایک نورانی شخصیت آتے ہی چھا جاتی ہے اور آمریت کے سیاہ دور میں سردار داؤد کو للکارتے ہوئے میدان میں ڈٹ جاتی ہے اور دن رات قوم افغان کو تباہی سے بچانے کی جدوجہد میں مصروف عمل ہو جاتا ہے۔

یہ مرد مومن امام الجہاد بانی جہاد افغانستان مفکر اسلام حضرت شیخ جمیل الرحمن رحمہ اللہ شہید تھے۔

حضرت شیخ جمیل الرحمن (رحمہ اللہ) افغانستان کے ایک پسماندہ صوبے کنڑ کے ایک گاؤں ننگلا میں پیدا ہوئے اسی صوبہ کنڑ کو کئی لحاظ سے امتیاز حاصل ہے۔ حضرت جمال الدین افغانی اسی صوبے سے تعلق رکھتے تھے جس نے عمر عزیز مسلمانوں کے اتحاد و یکجہتی کے لئے وقف کی تھی اور پان اسلام ازم کا نعرہ بلند کر کے اقوام عالم کو لرزا کر رکھ دیا تھا۔ مسلمانوں کے عالمی لیڈر کے طور پر گردانے

گئے۔ اسی صوبہ کنڑ کو افغان جہاد کے آغاز کا شرف حاصل ہے اور اسی صوبے کو اس جدید دور میں اسلامی تعلیمات کا گہوارا بنا کر یہاں پر مکمل اسلامی شریعت کے نفاذ کا اعزاز حاصل ہے اور اسی سرزمین پر شیخ جمیل الرحمن نے جنم لیکر ان محیر العقول کارنامے انجام دیئے جن کا تصور اس جدید دور میں ناممکن ہے۔

شیخ شہید بچپن ہی سے انتہائی ایماندار دیانتدار پرہیزگار متقی اور خداترس واقع ہوئے تھے دینی علوم سے والہانہ محبت رکھتے ہوئے عازم پاکستان ہوئے یہاں کے ممتاز دینی مدارس میں اعلیٰ تعلیم سے بہرہ مند ہو کر اور شیخ القرآن کا لقب پا کر اپنے آبائی وطن ننگلام تشریف لائے۔ اس دور میں مسلمانوں میں بدعات اور غیر اسلامی رسم ورواج فروغ پا رہے تھے۔ مسلمان اسلامی تعلیمات سے بے بہرہ ہوتے جا رہے تھے۔ چنانچہ جاہلی رسم ورواج کے خاتمے اور اسلامی تعلیمات کے فروغ کیلئے کمر بستہ ہوئے۔ (تحریک اصلاح معاشرہ و اصلاح عقیدہ) کے پلیٹ فارم سے اپنی جدوجہد کا آغاز کیا علمائے حق یکے بعد دیگرے شامل ہوتے چلے گئے اور جلد ہی یہ قافلہ اسلام کنڑ میں توحید کا لافانی نور پھیلانے لگا۔

داؤد کی سفاک حکومت مسلمانوں کیلئے وبال جان بن رہی تھی۔ نام نہاد معاہدوں کے ذریعے روس افغانستان میں اپنے قدم جما رہا تھا۔ مسلم افغانستان کے اسلامی دنیا سے رابطے اور تعلقات اس قدر کمزور پڑ گئے کہ اس پر غیر مسلم ملک کا گمان ہونے لگا تھا۔

لادینی اور کمیونسٹ ممالک سے والہانہ انداز میں تعلقات استوار ہو رہے تھے۔ کمیونزم کا پرچار جاری تھا اور قوم افغان مٹھی بھر کمیونسٹوں کے نرغے میں پھنس رہی تھی۔

ان حالات کو محسوس کرتے ہوئے شیخ جمیل الرحمن رحمہ اللہ داؤد کے مقابلے میں ڈٹ گئے اور کھلم کھلا ان کے نظریات اور معاہدات پر شدید نکتہ چینی شروع کر دی۔

طاقت کے نشے میں دھت داؤد کو خطرہ لاحق ہوا اور حضرت شیخ کو گرفتار یا شہید کرنے کی مذموم کوشش شروع ہو گئی۔ حضرت شیخ کے کئی رشتہ داروں کو اغواء کیا گیا جن کا تاحال پتہ نہیں چل سکا۔ داؤد کی سفاکیاں جب تجاوز کرنے لگیں تو شیخ مجبوراً سنت رسول کی پیروی کرتے ہوئے پاکستان ہجرت کر گئے۔

سوویت یونین کے توسع پسندانہ نظریات کا علم دنیائے عالم کو اوائل ہی سے تھا انہیں مذموم عزائم کے ساتھ سوویت یونین افغان حکومت اور مٹھی بھر کمیونسٹوں پر بے تحاشہ سرمایہ کاری کر رہا تھا۔ کیونکہ مشرق وسطیٰ کے قیمتی وسائل کی راہ افغانستان سے ہو کر گزرتی تھی۔ پس بے تحاشہ سرمایہ کاری کے بعد جب روس کو افغان حکومت، امراء اور کمیونسٹوں پر اعتماد قائم ہوا تو اپنے مذموم عزائم کی تکمیل کی طرف پیش قدمی شروع کی اور اپریل ۱۹۷۸ء میں ایک خونی انقلاب کے ذریعے ایک فوجی افسر عبدالقادر نے داؤد کا تختہ الٹا کر انہیں اور ان کے ساتھیوں کو قتل کیا اور مسند اقتدار کمیونسٹ پارٹی کے راہنما نور محمد ترہ کی کے حوالے کیا۔ اب تو کمیونسٹوں کے وارے نیارے ہوئے۔ اسلامی تعلیمات کی سرعام پامالیاں شروع ہوئیں۔ اسلام کو فرسودہ نظام قرار دیا جانے لگا بے حیائی، عریانی، فحاشی اور دیگر گناہ سربازار ہونے لگے الغرض افغان قوم کو عیاش اور کمیونزم کے ملحدانہ نظریے کی لڑی میں پرونے کی مذموم و گھناؤنی کوشش شروع ہوئی۔

افغان جس کے رگ رگ میں غیرت، بہادری، سرکشی اور اسلام سے والہانہ محبت سرایت تھی۔ ان حالات میں بے بسی سے علمائے حق کو تک رہے تھے جنھوں نے ہر مشکل وقت میں قوم کی راہنمائی کی تھی۔ علمائے حق سکوت توڑتے ہوئے ایک جگہ جمع ہوئے اور حکومت وقت کے خلاف فتویٰ جہاد صادر کیا۔

فتویٰ کا فوری رد عمل صوبہ کنڑ میں منظر عام پر آیا جہاں چند جانثاران اسلام نے سروں پر کفن باندھ کر سرکاری فوج پر حملہ کیا جس میں تین مجاہدین نے جام شہادت نوش فرمایا۔ شیخ جمیل الرحمن نے کنڑ کی وادی پیچ سے جہاد کا آغاز کیا اور نہتے ہاتھوں دشمنوں پر تابڑ توڑ حملے کر کے بڑی مقدار میں اسلحہ و گولہ بارود پر قبضہ کیا کنڑ میں سرکاری فوج سے چھینا ہوا اسلحہ دوسرے صوبوں پر پھیلا دیا گیا او یوں جہاد فی سبیل اللہ پھیلتا چلا گیا۔

اسی وجہ سے شہید شیخ کو بانی جہاد افغانستان کہا جاتا ہے کنڑ میں شروع ہونے والے جہاد سے ترہ کئی انگاروں پر لوٹ رہا تھا اور اپنی فضائیہ کو شہید شیخ جمیل الرحمن کے گاؤں ننگلام کو تباہ کرنے کے احکام دیئے خوفناک جنگی طیاروں کی ہولناک بمباریوں سے پانچ ہزار آبادی پر مشتمل گاؤں ننگلام مٹ گیا۔ کمیونسٹوں کی سفاکیاں روز بروز بڑھتی چلی جا رہی تھیں۔ جانثاران اسلام سروں پر کفن باندھ کر میدان میں ڈٹ گئے۔ جہاد افغانستان وسعت اختیار کرتا رہا اور غداران قوم و ملت ہر طرح جدید ساز و سامان سے لیس ہونے کے باوجود شکست پہ شکست کھاتے رہے۔ سوویت یونین کی ہولناک نگاہیں افغانستان پر جمی ہوئی تھیں اور مجاہدین کی کامیابیوں پر پیچ و تاب کھاتے رہے۔ ترہ کئی کو جہاد پر قابو پانے میں ناکامی ہوئی۔ سوویت یونین کے ریڈ سگنل ملنے سے دوسرا مہرہ میدان میں آگیا۔ ترہ کئی قتل

ہوا اور حفیظ الامین مسند اقتدار پر کھٹ پتلی حکمرانوں کی حیثیت سے براجمان ہوئے اب تو ہر طرف موت کا بھیانک رقص تھا۔ افغانستان میں خونین ہولیاں کھیلی جا رہی تھیں لاکھوں افغان بے بسی کی حالت میں گھر بار چھوڑ کر پاکستان ایران کی طرف ہجرت کرنے لگے۔ غیر مسلح معصوم آبادیاں وحشت انگیز اور بھیانک بمباریوں کے لامتناہی سلسلوں کی زد میں تھیں۔ لیکن جہاد کو روز بروز دوام حاصل ہوتا رہا۔ حفیظ بھی ناکام ہو کر قتل ہوئے اور مخلص کمیونسٹ ببرک کارمل کو اقتدار سونپ دیا گیا جس نے آتے ہی حق نمک ادا کرتے ہوئے سوویت یونین کو افغانستان پر حملہ آور ہونے کی دعوت دی سوویت یونین تو پہلے ہی سے بے تاب تھا پس ۱۹۷۹ء میں لاکھوں فوجیوں نے ہلاکت انگیز ہتھیاروں بھیانک طیاروں، خوفناک ٹینکوں، سکڈ میزائل، نیپام بم اور دیگر وحشت انگیز ہتھیاروں سے لیس ہو کر افغانستان پر حملہ کیا۔ شکست کے لفظ سے ناآشنا اس جنگجو قوم افغان کو ایک مرتبہ پھر ماضی کی یادیں تازہ کرنے کا موقع مل گیا۔ ایک طرف سو فیصد تعلیم یافتہ، ملحدانہ نظریے کے داعی دنیا کے دو تہائی رقبے پر قابض قوم تھی اور دوسری طرف انتہائی پسماندہ جدید عسکری لحاظ سے تقریباً نہتے، تعداد میں انتہائی قلیل لیکن ایمان کی عظیم دولت سے مسلح قوم افغان تھی۔

دنیا جہاد کے لفظ سے آشنا ہوئی اور ایک عظیم اسلامی حکم پر عمل در آمد ہوتے دیکھ رہی تھی۔ مجاہدین کی کامیابیوں کا ڈنکا چار اطراف بج رہا تھا دنیا بے بسی سے ایک خوفناک تماشہ دیکھ رہی تھی۔ اقوام عالم سوویت یونین کے گھناؤنے توسیع پسندانہ عزائم سے تھر تھرا رہی تھیں۔

مجاہدین عزم و ہمت کے پہاڑ بن گئے جہاد فی سبیل اللہ مقصد حیات بن گیا۔

مسلمانان عالم سجدہ ریز تھے اور مجاہدین کی کامیابیوں کیلئے اللہ تعالیٰ کے سامنے جھولی پھیلائے ہوئے تھے۔ پاکستان سعودی عرب اور دوسرے ممالک مجاہدین کے بازو بن چکے تھے۔ مجاہدین سرخرو ہوتے جا رہے تھے اور سوویت یونین دلدل میں پھنس رہا تھا۔ کروڑوں ڈالر یومیہ نقصان اس کا اقتصادی دیوالیہ نکال رہا تھا۔ ہزاروں فوجیوں جدید ترین ہتھیاروں و طیاروں بھیانک ٹینکوں، مہلک سکڈ و بیلاسٹک میزائیلوں، توپوں اور دیگر سازو سامان سے ہاتھ دھو رہا تھا۔

جہاد کو منظم کرنے اور دوام دینے کیلئے افغان لیڈروں نے اپنے احزاب بنائے اور کمیونسٹوں کیلئے وبال جان بن گئے۔ شیخ جمیل الرحمن نے اپنے مجاہدین کو جماعتہ الدعوۃ الی القرآن والسنتہ کے ماتحت منظم کیا اور پچاس ہزار مجاہدین کے ہمراہ دن رات کمیونسٹوں کو واصل جہنم کر رہے تھے۔

سوویت یونین کو اپنی تباہی صاف نظر آ رہی تھی اور در پردہ امریکہ اور مغربی ممالک کے پاؤں پکڑ کر افغانستان سے نکلنے کی تدبیر تیار کرنے کی درخواست کر رہا تھا۔ اور آخرکار ۱۹۸۷ء میں جینوا معاہدے کی آڑ لیکر سرخ فوج بے بسی سے دریائے آمو عبور کر گئی اور اپنی توسیع پسندانہ عزائم کے خوفناک زخموں کو چاٹنے لگی۔

سوویت افواج کے بیدخل ہوتے ہی شیخ جمیل الرحمن نے جانثاران اسلام کے ہمراہ صوبہ کنڑ کو افغان کمیونسٹوں سے پاک کرنے کا مصمم ارادہ کیا اور ایک سال کی طویل جدوجہد اور بڑی قربانیوں کے بعد کنڑ افغانستان کا پہلا صوبہ بن گیا جو سوویت یونین کے انخلاء کے بعد مکمل طور پر آزاد ہوا۔

اب شیخ جمیل الرحمن رحمہ اللہ اپنے دیرینہ خواب کی تکمیل کیلئے کمربستہ

ہوئے اور کنڑ میں تمام مجاہدین پارٹیوں کے مابین پرامن حالات میں تناسب نمائندگی کی بنیاد پر انتخابات کا انعقاد ہوا جس میں جماعۃ الدعوۃ الی القرآن والسنۃ افغانستان کو فتح نصیب ہوئی اور یوں امارت اسلامی کے نام سے حکومت تشکیل پائی۔ جس کے امیر شیخ جمیل الرحمن منتخب ہوئے۔ انتخابات میں لئے ہوئے ووٹوں کی بنیاد پر دیگر پارٹیوں کو شوری میں نمائندگی دی گئی اور یوں ایک مخلص دیانتدار ایماندار اور صحیح مسلمان ادارہ معرض وجود میں آیا۔ بڑی تیزی سے اسلامی شریعت کو نافذ کرنے کے اقدامات شروع ہوئے۔ شرعی عدالتیں قائم کی گئیں ان عدالتوں سے انصاف کا حصول جلدی ہوتا تھا۔ عدلیہ کو مکمل خودمختار کیا گیا کہ وہ قرآن و سنت کے علاوہ کسی اور سے متاثر نہ ہو۔ چوروں کے ہاتھ کاٹے گئے۔ زانیوں کو سنگسار کیا گیا۔ قاتلوں کو گولی سے اڑا دیا گیا۔ ڈیڑھ سو چھوٹے بڑے مدارس قائم کئے گئے جہاں جدید علوم کے ساتھ ساتھ دینی تعلیم پر خصوصی توجہ دی جاتی تھی۔ امارت اسلامی کی حفاظت کیلئے چھ ہزار تربیت یافتہ فوج اور دو ہزار تربیت یافتہ پولیس رکھی گئی۔ ذخیرہ اندوزوں، رشوت خوروں، راہزنوں، لٹیروں اور دیگر جرائم پیشہ افراد کے خلاف منظم کاروائیاں کر کے ان کا صفایا کر دیا گیا۔ منشیات جو آج عالمگیر مسئلہ بن چکا ہے اور دنیا کا کوئی بھی ملک خواہ وہ کتنا ہی طاقتور کیوں نہ ہو، اس مسئلے پر قابو پانے کا دعوی نہیں کرسکتا۔ لیکن شہید شیخ جمیل الرحمن نے امارت اسلامی میں اس مسئلے پر مکمل قابو پا لیا تھا۔ پوست کی کھڑی فصلوں کو تلف کر کے کسانوں کو معاوضے کے علاوہ متبادل روزگار بھی دلادیا گیا۔

تمام نشہ آور اشیاء پر مکمل پابندی لگادی گئی۔ کنڑ کو منشیات سے مکمل پاک کر دیا گیا منشیات کے سمگلروں کے راستے مسدود کر دیئے اور سمگلروں سے چھینی ہوئی

منشیات دریائے کنڑ میں بہادی جاتی۔ امارت اسلامی کے باشندے اسلامی شریعت کے مطابق اپنی زندگیاں ڈھال چکے تھے۔ اور اسلامی نظام کے فیوض و برکات سے ہر طرف امن و امان و خوشحالی کا دور دورہ تھا۔ دشمنان اسلام اس تجربے سے سخت نالاں تھے اور اس کو نقصان پہنچانے کی مذموم سازش شروع ہو چکی تھی۔ اس جدید دور میں چودہ سو سالہ پرانے نظام کو مکمل رائج کرنا اور اس کا انتہائی کامیابی سے چلنا ایک معجزہ ہی تو تھا۔ جس نے مسلم دشمن قوتوں کی نیندیں حرام کی ہوئی تھیں دنیا کے تمام استحصالی اور جابرانہ نظاموں کو سخت خطرہ لاحق ہوا۔ دنیائے عالم حیرت و خوف سے اس تجربے کو دیکھ رہی تھیں کیمونسٹ نجیب اور ان کے حواریوں کو امارت اسلامی کی شکل میں اپنی بھیانک موت صاف نظر آرہی تھی۔ لہذا اپنے آقاؤں کی پشت پناہی سے اپریل ۱۹۹۱ء کو سکڈ و بیلاسٹک میزائیلوں سے امارت اسلامی کے دارالخلافہ اسد آباد پر خوفناک حملہ کیا گیا جس سے ہر سو تباہی پھیل گئی۔ سینکڑوں موقع پر شہید ہوئے۔ ہزاروں زخموں سے چور تھے۔ ماحول آہ و بکا میں ڈوبا ہوا تھا لیکن امارت اسلامی کے حوصلہ مند دلیروں نے شہدا کو دفن اور زخمیوں کو ہسپتال پہنچایا اور دن رات کام کر کے ان کے غموں میں شریک ہو کر ان کے دل جیت لئے۔

اس سانحے کے بعد خوفناک سازش پایہ تکمیل تک پہنچنے لگی مجاہدین کے مابین اختلافات کو ہوا دی گئی۔ مئی ۱۹۹۱ء سے اگست کے آخر تک امارت اسلامی شدید حملوں کی زد میں تھی تا آنکہ ۳۰ اگست ۱۹۹۱ء کو جمعہ کے بابرکت دن جب شیخ جمیل الرحمن وضو کر کے نماز کی تیاری میں مصروف تھے ایک بدبخت دشمن اسلام نے عربی کے بھیس میں آکر مفکر اسلام پر گولیاں برسائیں جس سے بانی جہاد

افغانستان موقع پر شہید ہوئے اگرچہ قاتل واصل جہنم ہوا لیکن عالم اسلام کو ایک مخلص داعی اسلام بانی امارت اسلامی اور ناقابل فراموش شخصیت سے ہمیشہ کے لئے جدا کر دیا۔

خون رنگ لاتا ہے تو انقلابات ظہور پذیر ہوتے ہیں۔ آج اقوام عالم مجاہدین افغانستان کے خون سے آنے والے انقلابات دیکھ رہی ہیں۔ سوویت یونین اپنے ملحدانہ نظریہ (کمیونزم) کے ہمراہ حرف غلط کی طرح مٹ چکا ہے۔ کمیونسٹ ممالک یکے بعد دیگر آزاد ہو چکے ہیں۔ آزادی کی تحریکوں میں جہاد افغانستان نے نئی روح پھونکی۔ افغانستان آزاد ہو چکا ہے۔ اور مہاجرین اپنے وطن کو آباد کرنے واپس جا رہے ہیں۔ دنیا افغان مجاہدین کی لامحدود قربانیوں اور لازوال کارناموں سے متعارف ہے اور آئندہ کوئی بھی قوم اور ملک افغان قوم کے مقابلے میں آنے کی جرات نہیں کرسکے گی۔ اگرچہ افغانوں نے بیس لاکھ سے زائد شہدا کا نذرانہ پیش کیا لاکھوں زندگی بھر کیلئے مفلوج ہو چکے ہیں لیکن ان کے حوصلے جوان ہیں اور ابھی تو افغان قوم کو ایک نئے عزم سے اپنے ملک کی بربادی کو آبادی و خوشحالی میں تبدیل کرنے کا آغاز کرنا ہے۔

بقیہ : امام بیہقی رح

دلائل کے لحاظ سے بیہقی کی سنن کبریٰ سے زیادہ جامع اور مکمل تصنیف حدیث و سنت کے ذخیرہ میں موجود نہیں۔ گویا امام صاحب نے تمام حدیثوں کو چھان بین کر کے اس میں جمع کر دیا ہے۔

سنن کبریٰ دس جلدوں میں حیدر آباد دکن سے ۱۳۴۴ھ تا ۱۳۵۶ھ شائع ہو چکی ہے۔ (تذکرہ المحدثین ج ۲ ص ۲۵۷)